غُلو وانتہاء پسندی سے بچو

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآن وسنّت کی رَوشنی میں انتہاء پسندی کا بیان

عزیزانِ محترم! غُلُو کا معنیٰ حد سے تجاوُز کرنا، یعنی کسی کی تعریف وتعظیم، ادب واحترام میں حد سے گزر جانا، عبادات ومُعاملات، بزرگانِ دِین، علمائے کِرام یا مقدّس مقامات کے ادب واحترام میں غیر حرام کو حرام، اور حرام کو حلال مان لینا، یا غیرِ فرض کو فرض جاننا، اور کسی مخلوق کو خدا یا خدا کے مثل ماننا، یہ سب غُلُو اور انتہاء پسندی ہے، اسی طرح گناہِ کبیرہ کے سبب مسلمان کو کافر قرار دینا، مسلم ریاست کو کُفرستان قرار دینا، اُن کی جان، مال، عزّت وآبرُو کو حلال جاننا، اُن کا اور اُن کے بیوی بچوں کا قتل جائز سمجھنا، اُنہیں ہمیشہ کے لیے جہنمی قرار دینا، مسلم ریاست میں اسلام وجِہاد کے نام پر بم دھماکے کرنا بھی ظلمِ عظیم ہے، نصاریٰ میں سے کچھ لوگ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے، بعض خدا مانتے، بعض خدا کے مثل مانتے، جبکہ یہود اُن کی شان گھٹانے

میں کوشاں رہتے، لہذا دونوں فریق غُلُو و انتہاء پسندی میں مبتلا ہوئے، چنانچہ ہمیشہ کے لیے غُلو اور اِفراط وتفریط سے روکتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لا تَغْلُوْا فِي دِينِكُمْ وَلا تَقُولُوْا عَلَى اللهِ إِلاَّ الْحَقَّ﴾[1] "اے کتاب والو! اپنے دِین میں زیادتی نہ کرو، اور اللہ تعالی پر جو بات کہو سچ کہو!"۔

مفسّرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "غیرِ فرض کو فرض سمجھ لینا، اور حلال کو حرام سمجھ لینا، نبیوں ولیوں کو خدا یا خدا کی طرح مان لینا، عالموں پیروں کو حرام وحلال کا مالک سمجھ لینا، دِین میں غُلُو ہے، اُن لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو طیّب وحلال چیزوں کو حرام جاننا تقویٰ، اور ترکِ دُنیا کو دِین سمجھ لیتے ہیں، حلال سے بچنے کا نہیں، بلکہ حرام سے بچنے کا نام تقویٰ ہے، بعض لوگ گوشت نہیں کھاتے، بعض بھنگ چرس پیتے ہیں، پھر بھی اپنے آپ کو کامل وَلی سمجھتے ہیں، بعض اپنے پیروں مَولویوں کو حرام وحلال کا مالک جانتے ہیں؛ کہ جو اُن کے مَولویوں نے حرام کہہ دیا، اگرچہ اُس کی حُرمت پر کوئی شرعی دلیل نہ بھی ہو، تب بھی وہ اُسے حرام ہی کہتے ہیں، اور جو کفریات اُن کے بزرگوں کی زَبان وقلم سے نکل گئے اُن کو دُرست سمجھتے ہیں، یہ سب غُلو، زیادتی اور شدّت پسندی ہے"[2]۔

عزیز دوستو! غلو وانتہاء پسندی کم وبیش دنیا کے ہر مُعاشرہ، مذہب اور تہذیب میں پائی جاتی ہے، جس کے باعث لوگ پریشانی کی صورتِ حال سے دوچار

---

(۱) پ٦، النسآء: ۱۷۱.

(۲) "تفسیرِ نعیمی" ٦/۱۳۰ ملتقطاً بتصرّف۔

دکھائی دیتے ہیں، لیکن انتہاء وغُلو پسند لوگوں کی تعداد مٹھی بھر اور انتہائی کم ہے، اَیسے لوگوں کی فکر ونظر انتہائی محدود ہوا کرتی ہے، اسی غُلو وشدّت پسندی کے سبب وہ عوام وحکومت سے کٹے رہنے کے ساتھ ساتھ محاذ آرائی پر بھی اُترے رہتے ہیں، بالآخر تباہی وبربادی اُن کا مقدّر ہوتی ہے، رَحمتِ عالَمیان ﷺ نے بھی غُلو کی مذمّت وممانَعت میں ارشاد فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ! فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ»(١) "اے لوگو! دِین کے معاملے میں زیادتی سے بچو؛ کیونکہ تم سے پہلی اُمّتیں دِین میں زیادتی ومبالغہ کے سبب ہلاک ہوئیں"، تو معلوم ہوا کہ غُلو وانتہاء پسندی ہلاکت کا سبب ہے۔

سیرت النبی ﷺ میں غُلو سے روکنے کے اَحکام

میرے بزرگو ودوستو! نبئ کریم رؤف ورحیم ﷺ ہمیشہ آسانی واِعتدال کی راہ اختیار کرتے، دوسروں کو بھی یہی تعلیم وتربیت دیتے، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے: «مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْماً، فَإِنْ كَانَ إِثْماً كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلاَّ أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمَ للهِ بِهَا»(٢) "رسولُ اللہ ﷺ کو جب بھی دو ۲ باتوں میں اختیار دیا جاتا، تو آپ ﷺ ہمیشہ اُن دو ۲ میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ وہ گناہ کی بات نہ ہو، اور

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتابُ المناسك، ر: ٣٠٢٩، صـ٥١٦.

(٢) "صَحيح البُخاري" كتابُ المناقب، ر: ٣٥٦٠، صـ٥٩٧.

اگر گناہ ہوتو وہ سب سے زیادہ اُس سے دُور رہا کرتے، رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے اِنتقام نہ لیتے، مگر جب اللہ تعالی کی حُرمت پامال ہوتے دیکھتے تو اللہ کے لیے ضرور اِنتقام لیا کرتے تھے"۔

اس حدیثِ پاک کی شرح میں محدثینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "دنیا کی باتوں میں سے جن دو ۲ باتوں کا اختیار دیا جاتا، یا دُنیاوی مُعاملات میں کسی تنازع کے وقت جب دو ۲ باتیں پیش کی جاتیں، اور دونوں میں کوئی گناہ کی بات نہ ہوتی، تواُسے اختیار فرماتے جو آسان ہوتی"[1]۔ لہٰذا ہمیں بھی غُلو، زیادتی اور خواہ مخواہ مشکل میں پڑنے اور دوسروں کو مشکل میں ڈالنے کے بجائے آسانی واِعتدال کی راہ اَپنانی چاہیے۔

غُلو وانتہاء پسندی کی طرف لے جانے والے اسباب

برادرانِ اسلام! غُلو وانتہاء پسندی کی طرف لے جانے والے اَسباب میں سے اپنے جاہل پیشواؤں کی غلط واَندھی پیروی، اُن کی محبت میں غیر شرعی کام کرنا، اور اپنی اِصلاح کے لیے علماء ومفتیانِ کِرام سے مسائل کا حل دریافت کرنے میں شرم وعار محسوس کرنا بھی ہے، جبکہ اللہ رب العالمین نے علمائے کِرام سے علم حاصل کرنے اور ان سے مسائلِ شرعیہ کا حل پوچھنے پر بہت زور دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[2] "اگر تمہیں علم نہیں تو علم والوں سے رَہنمائی حاصل کرو"۔ تو معلوم ہوا کہ اگر بندہ کسی بات سے ناواقف ہے تو

---

(۱) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتابُ المناقب، ۷/۴۲۔

(۲) پ ١٤، النحل: ٤٣.

علمائے کِرام سے مؤدّبانہ انداز میں پُوچھ لیا کرے؛ تاکہ ہر مُعاملے میں غُلُو، زیادتی اور شدّت پسندی سے بچا رہے۔

غُلُو وزیادتی کی طرف لے جانے والے اَسباب میں سے کم علمی، علمی مجالس ومحافل سے دُوری اور طلبِ علم سے دُوری بھی ہے، یاد رہے کہ جَہالت دَر حقیقت گمراہی، بدعقیدگی، بگاڑ اور غُلُو وشدّت پسندی کا سبب ہے، جبکہ علم جَہالت کی بیماری کا علاج ہے، لہذا بقدرِ ضرورت علم حاصل کرنا ہر ایک پر فرض ہے، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»(1) "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"، لہٰذا جو جو زندگی کے جس جس شعبے سے وابستہ ہے، اُس میں غُلُو، انتہاء پسندی، بے جا سختی، تنگ نظری اور گناہ وحرام سے بچنے کے لیے ضروری معلومات حاصل کرے؛ کہ یہ اُس پر لازِم وفرض ہے۔

مَوجودہ مُعاشرے میں غُلُو کی صورتیں

حضراتِ گرامی! عبادات ومُعاملات، رسم ورَواج، یا اَیسی نذر ومنّت ماننا جو اپنی قدرت سے باہر ہو، بلاضرورت اپنے آپ کو اِیذاء دینا ہے، جس چیز کا شریعت نے حکم نہیں دیا اسے عبادت سمجھ لینا غُلُو وگناہ ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ سامنے ایک شخص کھڑا ہے، اس کے بارے میں حضورِ اکرم ﷺ نے پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے مَنّت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سایہ میں نہیں

---

(1) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، باب فضل العلماء...، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

رہے گا، بات چیت بھی نہیں کرے گا، اور اسی حال میں روزہ رکھے گا، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ»[1] "اسے حکم دو کہ بات بھی کرے، سایہ میں بھی رہا کرے، بیٹھ جائے اور اس طرح اپنا روزہ مکمل کرے"۔

محترم بھائیو! عبادات ومُعاملات میں غُلُو یعنی حد سے تجاوُز، جو بے مقصد مشقّت کا باعث ہو، رہبانیّت یعنی اپنے آپ کو مُعاشرے سے بالکل الگ تھلگ کرلینا، اَیسی بھُوک اختیار کرنا جو عقل وجسم کے لیے نقصان دہ اور فرائض وواجبات کی ادائیگی میں رُکاوٹ ہو، کسی کلام میں بے مقصد تکلّف، بلاسبب فصیح کلام کی کوشش؛ کہ لوگ متأثر ہوں، یہ سب غُلُو کہلاتا ہے، حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونَین ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلى أُمَّتِي، كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمُ اللِّسَانِ»[2] "مجھے اپنی امّت پر سب سے زیادہ خَوف زبان دراز (چرب زبان) منافِق سے ہے"۔

برادرانِ اسلام! فضولیات ولَغویات میں پڑنا، غُلُو وانتہاء پسندی مسلمان کا شیوہ نہیں، بلکہ اس سے بچ کر اِعتِدال ومیانہ رَوی کی راہ اختیار کرنا لازم وضروری ہے؛ تاکہ مُعاشرے میں غُلُو کے بجائے آسانی، محبت واُلفت کی فَضا قائم ہو، اسی طرح بُتوں اور کفّار سے متعلق نازل ہونے والی آیات کو نبیوں، ولیوں اور مسلمانوں پر چسپاں کرنا،

---

(١) "صَحيحُ البخاري" كتابُ الْأيمان والنذُور، ر: ٦٧٠٤، صـ١١٥٧.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند عمر بن الخطّاب، ر: ١٤٣، ١/ ٥٧.

صحابۂ کِرام کی توہین و تکذیب، اُمّہات المؤمنین کی شان میں لَب کُشائی، مسلمانوں کے عمومی طَور طریقوں کو غَلط و مثلِ کفّار کہنا، یہ سب بھی غُلو، زیادتی اور شدّت پسندی ہے، لہٰذا ہمیں اَیسے تمام کاموں سے بچنا ہے؛ کہ غُلو و شدّت پسندی مذموم و ممنوع اور ایک بیمار فکر و سوچ ہے، لہذا جتنا جلد ہو سکے اس مرض سے نَجات حاصل کی جائے۔

فَرد و مُعاشرہ پر غُلو وانتہاء پسندی کے اَثرات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! یہ بات اَظہَر من الشّمس ہے کہ فَرد کا مُعاشرہ سے ایک اَہم رشتہ ورَبط ہے، کسی بھی قَوم کے رَسم ورَواج اُن کی سماجی زندگی کی علامت اور مُعاشرے کے اِجتماعی پہلوؤں کا عکّاس ہوتے ہیں، مُعاشرے میں جہاں اَچھائی پھیلتی اور اَثر کرتی ہے، وہیں غُلو، زیادتی و بے جا سختی اور دیگر برائیوں کا بھی اثر پڑتا ہے، فضول رُسومات، اِفراط و تفریط اور غُلو و شدّت پسندی مُعاشرے کے چہرے پر ایک بَدنما داغ ہے، بلکہ مُلک و قَوم کے تشخص کو بگاڑنے کا سبب اور ناپسندیدہ عمل ہے، تنگ نظری کے باعث لوگوں میں باہم نفرت پیدا ہوتی ہے، عدم برداشت و جارحیّت مزاج کا حصہ بن جاتے ہیں، اور اس طرح متشدّد اور غُلو پسند لوگ دنیا سے کٹتے کٹتے اپنے ہی خَول میں بند ہوتے چلے جاتے ہیں، اس کے برعکس مسلمان اپنے مُعاملات میں اگر اِعتِدال رکھے، تو اس کی بدَولت زندگی خوشگوار وآسان ہو جاتی ہے، گناہوں، فضولیات، غُلو وشدّت پسندی سے اِجتِناب، عملِ صالح، اللہ تعالی کی تقسیم پر راضی رہنا اور صبر و شکر مسلمان کا شیوہ ہے؛ کہ اس کا ہر کام شریعت کے مطابق ہوا کرتا ہے۔

عزیز دوستو! شدّت پسندوں، تنگ نظروں اور غُلو کرنے والوں کے لیے نبیٔ کریم ﷺ نے ہلاکت کی تمنا کی ہے، غُلو وانتہاء پسندی مشکلات، تکالیف اور

ہلاکت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے تین ۳بار یہ فرمایا: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ»(۱) "غُلو کرنے والے شدّت پسند ہلاک ہوں!"۔

متحدہ عرب اِمارات نے غُلو وانتہاء پسندی پر کیسے قابو پایا؟

برادرانِ اسلام! مُعاشرہ پر نظر ڈالیں تو چند دہائیاں قبل دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ متحدہ عرب اِمارات بھی شدّت وغُلو سے دوچار تھا، اس شدّت وغُلو نے ہمارے پورے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، اور ریاست کے پورے نظام کو درھم برھم کر رکھا تھا، الحمد للہ متحدہ عرب اِمارات نے آہستہ آہستہ شدّت وغُلو اور تنگ نظری سے نَجات کے اَسباب وعوامل کی طرف قدم بڑھایا، اس خطہ میں تیزی سے پھیلنے والی انتہاء پسندی کی حَوصلہ شکنی کی، اور الحمد للہ آج غُلو وشدّت پسندی اور تنگ نظری کے بڑھتے ہوئے طوفان وآتش فشاں پر قابو پا لیا ہے، اچھی وخوشگوار زندگی کے لیے ضروری ہے کہ ہم نرمی، اِعتدال، عدل واِنصاف، مَیانہ رَوی اور عَفو ودَرگزر سے کام لیں، سختی کے بجائے آسانی ونرمی سے پیش آئیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے حکّام نے نرمی وآسانی اور اِعتدال کی راہ اپنائی ہے، جس سے متعلق نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللهُ لَكُمْ»(۲) "لوگوں پر رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا، اور لوگوں کو مُعاف کر دیا کرو،

---

(۱) "صَحيح مُسلم" كتابُ العلم، ر: ٦٧٨٤، صـ١١٦٢.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند عَبْد الله بْنِ عَمْرو، ر: ٧٠٦٢، ٢/ ٦٨٢.

اللہ تعالیٰ بھی تمہیں مُعاف فرمادے گا"۔

اے اللہ! ہمیں غُلُو سے محفوظ فرما، بالخصوص دِینی مُعاملات میں اس کا کامل اہتمام کرنے کی توفیق مرحمت فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.